Online Edition

بدھ 30 دسمبر 2020ء | 13 جمادی الاولیٰ 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:309

فرمانِ رسول ﷺ

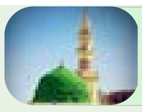

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ مجھے محبوب اور سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہوں گے۔ اور میں تم میں سے سب سے زیادہ مبغوض اور مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو ثرثار یعنی منہ پھٹ، بڑھ بڑھ کر باتیں بنانے والے ہیں، مُتشدِّق یعنی منہ پھلا پھلا کر باتیں کرنے والے اور مُتَفَیْہِق یعنی لوگوں پر تکبر جتلانے والے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ثرثار اور متشدِّق کے معنے تو ہم جانتے ہیں، مُتَفَیْہِق کسے کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: مُتَفَیْہِق متکبرانہ باتیں کرنے والے کو کہتے ہیں۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی معالی الاخلاق)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

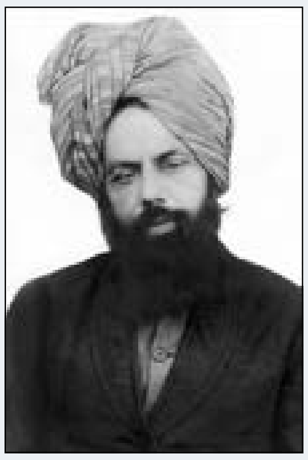

’’میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رسوا کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا رحم ہر یک موحد کا تدارک کرتا ہے مگر متکبر کا نہیں۔ شیطان بھی موحد ہونے کا دم مارتا تھا مگر چونکہ اس کے سر میں تکبر تھا اور آدم کو جو خدا تعالیٰ کی نظر میں پیارا تھا۔ جب اس نے توہین کی نظر سے دیکھا اور اس کی نکتہ چینی کی اس لئے وہ مارا گیا اور طوق لعنت اس کی گردن میں ڈالا گیا۔ سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہمیشہ کیلئے ہلاک ہوا تکبر ہی تھا۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۹۸)

’’اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔‘‘

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۔ ۱۳)

’’تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کے لئے رُوحانی موت ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ تکبّر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اس لئے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبّر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ میں یہ وصف تھا۔ آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے۔ اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں‘‘۔ (اَللّٰھُمَّ صلّ علیٰ محمدٍ وّعلیٰ اٰل محمّدٍ وّبارک وسلّم۔)

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 437-438 ایڈیشن 1988ء)

ارشادِ باری تعالیٰ

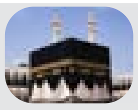

وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا ۚ اِنَّکَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ وَلَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا۔

(بنی اسرائیل:38)

اور زمین میں اکڑ کر نہ چل۔ تُو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتا اور نہ قامت میں پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

شیطان کیونکہ تکبر دکھانے کے بعد سے ابتدا سے ہی یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ میں اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگاؤں گا اور عبادالرحمٰن نہیں بننے دوں گا اور مختلف طریقوں سے اس طرح انسان کو اپنے جال میں پھنساؤں گا کہ اس سے نیکیاں سرزد اگر ہو بھی جائیں تو وہ اپنی طبیعت کے مطابق ان پر گھمنڈ کرنے لگے اور یہ نخوت اور یہ گھمنڈ اس کو یعنی انسان کو آہستہ آہستہ تکبر کی طرف لے جائے گا۔ یہ تکبر آخر کار اس کو اس نیکی کے ثواب سے محروم کر دے گا۔ تو کیونکہ شیطان نے پہلے دن سے ہی یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ انسان کو راہ راست سے بھٹکائے گا اور اس نے خود بھی تکبر کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم کا انکار کیا تھا اس لئے یہی وہ حربہ ہے جو شیطان مختلف حیلوں بہانوں سے انسان پر آزماتا ہے اور سوائے عبادالرحمٰن کے کہ وہ عموماً اس ذریعہ سے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں، عبادتگزار ہوتے ہیں، بچتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ عموماً تکبر کا ہی یہ ذریعہ ہے جس کے ذریعہ شیطان انسان کو اپنی گرفت میں لینے میں کامیاب ہوجاتاہے۔ تو یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ کہ یہ ہم نے بیعت کرتے ہوئے یہ شرط تسلیم کر لی کہ تکبر نہیں کریں گے، نخوت نہیں کریں گے، بکلّی چھوڑ دیں گے۔ یہ اتنا آسان کام نہیں ہے۔ اس کی مختلف قسمیں ہیں، مختلف ذریعوں سے انسانی زندگی پر شیطان حملہ کرتا رہتا ہے۔ بہت خوف کا مقام ہے۔ اصل میں تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہو تو اس سے بچا جاسکتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے بھی اس ساتویں شرط میں ایک راستہ رکھ دیا۔ فرمایا کیونکہ تم تکبر کی عادت کو چھوڑو گے تو جو خلا پیدا ہو گا اس کو اگر عاجزی اور فروتنی سے پُر نہ کیا تو تکبر پھر حملہ کرے گا۔ اس لئے عاجزی کو اپناؤ کیونکہ

بقیہ صفحہ 4 پر

اس شمارہ میں

- دربارِ خلافت
- الفضل (منظوم)
- قارئین روزنامہ الفضل کو نیا سال مبارک ہو
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

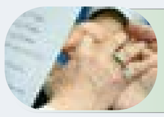

دربارِ خلافت

عورتیں یاد رکھیں کہ جس طرح مرد کی کمائی سے عورت جو صدقہ دیتی ہے اس میں مرد کو بھی ثواب میں حصہ مل جاتا ہے تو آپ کے بچوں کی اس قربانی میں شمولیت کا آپ کو بھی ثواب ہو گا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

امریکہ میں ایک جماعت نے 36-35ہزار ڈالرز اکٹھے کئے تھے تا کہ وہاں بھجوائے جا سکیں۔ تو وہیں کے ایک صاحب حیثیت شخص نے کہا کہ اتنی ہی رقم مَیں دیتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اتنی ہی رقم ڈال کر اس کو دوگنا کر دیا۔ 36-35ہزار ڈالرز فوراً ادا کر دیئے۔ تو یہ صرف اس لئے کہ جماعت کو قربانی کی عادت ہے۔ اور پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قربانیوں کے پھل دیتا ہے اور اس نے اپنے وعدوں کے مطابق یقینا پھل دینے ہیں۔ پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار نماز عید پڑھائی آپؐ کھڑے ہوئے نماز سے آغاز کیا اور پھر لوگوں سے خطاب کیا، جب آپؐ فارغ ہو گئے تو آپؐ منبر سے اترے اور عورتوں میں تشریف لے گئے اور انہیں نصیحت فرمائی۔ آپ اس وقت حضرت بلالؓ کے ہاتھ کا سہارا لئے ہوئے تھے۔ اور حضرت بلالؓ نے کپڑا پھیلایا ہوا تھا جس میں عورتیں صدقات ڈالتی جا رہی تھیں۔

(بخاری - کتاب العیدین - باب موعظۃ الامام النساء یوم العید)

تو اسلام میں مالی قربانی کی مثالیں صرف مردوں تک ہی محدود نہیں ہیں۔ بلکہ اس پیاری تعلیم اور جذبہ ایمان کی وجہ سے عورتیں بھی مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہی ہیں اور لیتی ہیں اور اپنا زیور اتار اتار کر پھینکتی رہی ہیں اور آج پہلوں سے ملنی والی جماعت میں یہی نمونے ہمیں نظر آتے ہیں۔ اور عورتیں اپنے زیور آ آ کر پیش کرتی ہیں۔ عموماً عورت جو شوق سے زیور بنواتی ہے اس کو چھوڑنا مشکل ہوتا ہے لیکن احمدی عورت کا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ اپنی پسندیدہ چیز پیش کی جائے۔

گزشتہ دنوں میں جب انگلستان کی مساجد اور پھر تحریک جدید کے بزرگوں کے پرانے کھاتے کھولنے کی میں نے تحریک کی تھی تو احمدی خواتین نے بھی اپنے زیور پیش کئے۔ اور بعض بڑے بڑے قیمتی سیٹ پیش کئے کہ یہ ہمارے زیوروں میں سے بہترین ہیں۔ تو یہ ہے احمدی کا اخلاص۔ اس حکم پر عمل کر رہے ہیں کہ

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (آل عمران:93) جو سب سے پسندیدہ چیزیں ہیں وہ ہی پیش کی جا رہی ہیں۔ تو مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کا بھی یہی ایمان ہے۔ ان باتوں کو دیکھ کر کون کہہ سکتا

بقیہ صفحہ 8 پر

الفضل

علم اور معرفت کا الفضل ہے سمندر
سیراب ہوتے جس سے ہر خاص و عام یکسر
فضل عمرؓ نے بویا تھا ایک بیج دیکھو
پھولا پھلا یہ عمدہ ۔ کیسا ہوا تناور
قرآن حدیث و سنت کے پھول یہ بکھیرے
ہو جائے من معطّر گویا کہ ہے یہ عنبر
تشنہ لبوں کی خاطر ہے یہ شرابِ اطہر
بجھ جائے پیاس علمی ہے معرفت کا ساغر
ہے اک صدی پہ پھیلا اس کا سفر عظیمہ
راہیں بڑی کٹھن تھیں طوفان آئے صرصر
لیکن خدا کی نصرت شامل رہی ہے ہر پل
چمکا ہے نور اس کا پہلے سے اور بڑھ کر
پھیلا رہا ہے سارے عالم میں دینِ احمد
ظلمت کی وادیوں میں ہے یہ ہدیٰ کا رہبر
بن کر سفیر الفت دیتا ہے درسِ سنگت
ہے ترجمان خلافت کے ہر سخن کا بہتر
حافظ کی یہ دعا ہے بانٹے یہ چار سو میں
علمِ کلامِ احمد روحانیت کا لنگر

(ابو بلال)

آج کی دعا

سُبۡحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا هٰذَا، وَمَا كُنَّا لَهُ مُقۡرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُونَ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسۡأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الۡبِرَّ وَالتَّقۡوٰى، وَمِنَ الۡعَمَلِ مَا تَرۡضَى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنۡ عَلَيۡنَا سَفَرَنَا هَذَا، وَاطۡوِ عَنَّا بُعۡدَهُ، اَللّٰهُمَّ أَنۡتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالۡخَلِيفَةُ فِي الۡأَهۡلِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنۡ وَعۡثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الۡمَنۡظَرِ، وَسُوءِ الۡمُنۡقَلَبِ فِي الۡمَالِ وَالۡأَهۡلِ۔

(صحیح مسلم کِتَابُ الۡحَجِّ حدیث نمبر ۳۲۷۵)

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع کر دیا اور ہم اس کو زیرنگین کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیز گاری مانگتے ہیں اور ایسے کام کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند کرے۔ اے اللہ! ہم پر اس سفر کو آسان کر دے اور اس کی مسافت کو ہم پر تھوڑا کر دے۔ اے اللہ تو ہی سفر میں رفیق سفر اور گھر میں نگران ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی تکلیفوں اور رنج وغم سے اور اپنے مال اور گھر والوں میں برے حال میں لوٹ کر آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

یہ ہمارے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی سفر کی جامع دعا ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہیں سفر میں جانے کے لئے اپنے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین بار اللہ اکبر فرماتے، پھر یہ (مندرجہ بالا) دعا پڑھتے۔

(صحیح مسلم کِتَابُ الۡحَجِّ حدیث نمبر ۳۲۷۵)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میری امت کے لیے جمعرات کی صبح کے سفر میں برکت عطا فرما۔

(سنن ابن ماجہ کِتَابُ التِّجَارَاتِ حدیث: ۲۲۳۷)

(مرسلہ: مریم رحمٰن)

اداریہ

قارئین روزنامہ الفضل کو نیا سال مبارک ہو

وَ قُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا
(بنی اسرائیل:81)

اور تُو کہہ اے میرے رب! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو اور اپنی جناب سے میرے لئے طاقتور مددگار عطا کر۔

کہتے ہیں کہ وقت کے تمام لمحات ایک جیسے ہوتے ہیں۔ اُن میں سے کسی لمحہ کو کسی دوسرے لمحہ پر کوئی فضیلت نہیں ہوتی۔ ہاں کسی لمحہ میں ہونے والا کوئی عظیم الشان واقعہ اس لمحہ کو عظمت بخش دیتا ہے۔ اسے یادگار لمحہ میں تبدیل کر جاتا ہے۔ وہ وقت کتنا خوش نصیب اور مبارک وقت ہوگا۔ جب دنیا کے نجات دہندہ خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی رہنمائی کے لئے معبوث فرمایا۔

دن رات کی گردش کی طرح وقت ایک ایسا مسلسل بہنے والا دھارا ہے جو بغیر کسی توقف کے آگے بڑھتا چلا جارہا ہے اور اس کو ماپنے کے مختلف پیمانے ہیں۔سیکنڈ، منٹ سے لے کر بڑھتا ہوا دن، ہفتہ، مہینے اور سال میں یہ پیمانہ تبدیل ہو کر رُک نہیں جاتا بلکہ صدی اور ہزاریے تک پہنچتا ہے۔ اور پھر ان کی گنتی مختلف ہے۔ ہندوؤں کے سال الگ، مسلمانوں کے سال الگ اور پھر مختلف تہذیبوں، قومیتوں کے سال اور مہینے الگ الگ ہیں۔

آج ہم رائج الوقت عیسوی کیلنڈر کے حساب سے نئے سال کے آغاز کے دھارے پر کھڑے ہیں۔ جو جمعۃ المبارک سے شروع ہو رہا ہے۔ ہم اپنے اللہ کے حضور نہایت عاجزی کے ساتھ رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا کی دُعا کرتے ہیں کیونکہ یہ دعا ہر کام کے نیک آغاز اور انجام کے لئے اور خاص نصرت الٰہی کے حصول کے لئے یہ ایک مجرّب ہے۔

نیا سال خواہ وہ کسی اعتبار سے ہو وہ نئے عزم اور ولولہ کی تجدید کرنے کی دعوت دے رہا ہوتا ہے۔ بچے جب زندگی کے اعتبار سے نئے سال میں داخل ہوتے ہیں جسے ہم اپنی زبان میں سالگرہ کہتے ہیں یا طلبہ امتحانات میں کامیابی حاصل کر کے نئی کلاسوں میں جاتے ہیں تو اُن کو اُن کی ذمہ داریاں یاد کروائی جاتی ہیں۔ وہ خوشی کے ساتھ نئے عزم باندھ رہے ہوتے ہیں۔ اپنی سابقہ کوتاہیوں، کمزوریوں اور غلطیوں کو خیر باد کہنے اور انہیں آئندہ نہ دہرانے کا عزم کرتے ہیں۔غرض ایک نئی ہمت، نئے ولولے، نئے ارادے، نئے جوش کے ساتھ اور پُرعزم ہو کر نیک تمناؤں کے ساتھ زندگی کی نئی سیڑھی پر قدم رکھتے ہیں۔ بعینہٖ ایک مومن ایسے موقع پر اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں پر نگاہ ڈالتے ہوئے اپنے سے جُدا کرتا ہے اور دُعاؤں کے ساتھ نیکیوں کے نئے عزم باندھتے ہوئے نئے سال میں داخل ہوتا ہے۔ کیونکہ اہل ایمان کی حقیقی خوشیاں اور مسرتیں قربانیوں سے وابستہ ہوتی ہیں جسے وہ اپنی بساط و استطاعت کے مطابق بجا لا کر شاداں و فرحاں نظر آتے ہیں اور انہی قربانیوں کو وہ اپنے لئے زاد راہ اور ورثہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ پہلے سے بڑھ کر نیکیاں بجالاتے ہیں اور قربانیاں کرتے ہیں اس کے لئے وہ سال کے آغاز کا بھی انتظار نہیں کرتے بلکہ ہر رات اپنا محاسبہ کرتے ہوئے نئے عزم کے ساتھ صبح کرتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو ہمیشہ اپنی زندگیوں کا حصہ بنائے رکھتے ہیں کہ

”چاہیے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔“
(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

یہی طریق ہمارے لئے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بطور نمونہ کے چھوڑا ہے۔ آپ ہر شب بستر پر جانے سے قبل اپنا محاسبہ فرمایا کرتے تھے اور صحابہؓ کو بھی اپنے محاسبہ کی تلقین فرمائی۔

لہٰذا خوش نصیب وہ لوگ جنھوں نے 31 دسمبر 2020ء اور یکم جنوری 2021ء کی درمیانی رات کو دعاؤں میں گزاریں گے اور نئے سال میں نوافل اور دعاؤں کی حالت میں خدا کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہوئے اپنے سابقہ گناہوں کی معافی اور آئندہ بدیوں سے پاک زندگی اور نیکیوں کا عہد کرتے ہوئے داخل ہوں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو خلافت سے قبل نئے سال کا آغاز یو کے کے ایک اسٹیشن پر آگیا۔ آپ نے اخبار (جو آپ کے پاس موجود تھا) فرش پر بچھا کر نوافل شروع کر کے امت مسلمہ کے تمام انسانیت کے لئے رو رو کر دعائیں شروع کر دیں۔ جسے دیکھ کر ریلوے اسٹیشن پر موجود افراد آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ سلام پھیرنے کے بعد لوگوں نے اس عبادت کی وجہ پوچھی تو آپ نے انہیں بتلایا کہ نئے سال کے آغاز کا یہی اسلامی طریق ہے۔ نہ کہ شور و غوغا یا شرلی پٹاخوں سے خوشی منائی جائے۔

ہمیں بھی سال نو کا آغاز اپنی نجی عبادات اور دُعاؤں سے کرنا چاہیے۔ گزشتہ سال کو دُعاؤں سے الوداع اور نئے سال کو دُعاؤں سے استقبال کرنے کی ریت ڈالیں۔ اگر کوئی دوست ابھی ایسا نہیں کر سکے تو گھبرانے اور اُداس ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ آغاز تو کئی دن تک رہتا ہے۔ اس وقت کو بھی غنیمت جانیں اور دُعاؤں میں جُت جائیں۔ اپنے لئے دعائیں کریں۔ اپنے اہل خانہ، عزیز و اقارب کے لئے دعائیں کریں۔ اسلام، احمدیت کی فلاح و بہبود و ترقی کے لئے دعا کریں۔شہداء و اسیران راہ مولیٰ اور ان کے خاندانوں کو دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ انسانیت اور امت مسلمہ بھی آج کل ہماری دُعاؤں کی بہت مستحق ہے۔ ہمارے پیارے امام بھی افراد جماعت کو امت مسلمہ کے لئے دُعاؤں کی تحریک کر چکے ہیں۔عبادات میں باقاعدگی اختیار کرنے کا بھی عہد کریں اور اس کے لئے دعائیں بھی کریں۔ ہم نے عام طور پر دیکھا ہے کہ ڈاکٹرز جب مریض کو دوائی تجویز کرتے ہیں تو اس میں باقاعدگی اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہیں بلکہ بعض ادویات کی صورت میں تو کہتے ہیں کہ ایک ناغہ سے دوائی کا گزشتہ اثر بھی ختم ہوجائے گا۔ مجھے یاد ہے کہ میرے ابا جان کو ڈاکٹر نے ایک دوائی تجویز کرتے ہوئے کہا تھا کہ روزانہ ایک گولی لینی ہے۔ اگر ایک دن کی خوراک چھوڑی تو سمجھیں کہ آپ ایک سال پیچھے چلے گئے ہیں۔ اگر ادویات میں ناغہ مادی صحت کے لئے نقصان دہ ہے تو نمازوں اور عبادات میں ناغہ لازماً روحانی زندگی کے لئے نقصان دہ ہوسکتا ہے۔

سال نو کے آغاز پر درج ذیل دعائیں بہت مفید اور مجرب ہیں۔

قرآن کریم کی سورۃ بنی اسرائیل آیت 81 میں بیان شدہ دعا جس کا ذکر اس آرٹیکل کے آغاز پر ہوچکا ہے۔

اے اللہ! اس (سال) کو ہم پر امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ، رحمٰن کی خوشنودی اور شیطان سے حفاظت کے ساتھ داخل کر۔
(المعجم الاوسط حدیث 6241)

پھر احادیث میں بعض دعائیں ہیں جنکا خلاصۃً یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

اے میرے رب! میں تجھ سے اس سال کی خیر چاہتا ہوں اور اس کے بعد کی بھلائی بھی اور میں تجھ سے اس سال کے شر کی پناہ مانگتا ہوں اور اس کے بعد کی بُرائی سے بھی۔ اے میرے رب! میں سُستی اور تکبر کی برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میرے پروردگار! میں آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

اے اللہ! میں تجھ سے بُرے دن اور بُری رات اور بُرے وقت سے پناہ مانگتا ہوں اور بُرے ساتھی اور اپنی رہائش کی جگہ

میں بُرے ہمسائے سے بھی۔

(معجم الکبیر طبرانی جلد 17 صفحہ 294)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2019ء کے سال کے آغاز پر احباب جماعت کو مبارکباد دیتے ہوئے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''آج 2019ء کا پہلا جمعہ ہے۔ اس حوالے سے میں تمام دنیا کے احمدیوں کو پہلے تو نئے سال کی مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ یہ سال ہمارے لئے مبارک کرے اور بے شمار کامیابیاں لے کر آئے۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صرف رسمی مبارکباد کہہ دینے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ نہ ہی رسمی مبارکباد اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔ سال کی حقیقی مبارکباد یہ ہے کہ ہم یہ عہد کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں ایک اور سال کا سورج دکھایا ہے، اس میں داخل کیا ہے تو اس میں ہم اپنے اندر کی کمزوریوں اور اندھیروں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ گزشتہ سال میں جو کمیاں اور کوتاہیاں ہوگئی ہیں ہم یہ عہد کریں کہ ہم انہیں دور کریں گے۔ اپنے اندر پہلے سے بڑھ کر وہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے حصول کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت باندھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ ایک احمدی کو کیسا ہونا چاہئے فرمایا کہ

''آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔'' فرمایا کہ ... ''کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔ ... رات اور دن تضرع میں لگے رہو ... زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔'' نمازوں میں دعائیں تبھی ہوں گی جب نمازوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ انہیں سنوار کر پڑھنے والے ہوں گے۔ فرمایا کہ ''... نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا ... خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔'' فرمایا ''عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرّہ بھر فساد نہ ہو۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 274-275۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ معیار ہے، یہ لائحہ عمل ہے جس پر اگر ہم اس سال میں عمل کرنے والے ہوں گے، ان باتوں کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں استعمال کرنے کی کوشش کریں گے تو یقیناً یہ سال ہمارے لئے مبارک اور بہت سی برکتیں لانے والا سال ہو گا۔ اور اگر یہ نہیں تو جیسا کہ مَیں نے کہا ہمارے نئے سال کی مبارکباد رسمی مبارکباد ہے۔ نئے سال کے آغاز کی پہلی رات میں تہجد اور باجماعت فجر کی نماز پڑھ لینا تمام سال کی نیکیوں پر حاوی نہیں ہو جاتا بلکہ اس کوشش کو حتی المقدور تمام سال پر جاری رکھنا اصل نیکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور حقیقت میں ہماری ذاتی زندگیوں میں بھی یہ سال بے شمار برکات لانے والا بنے اور جماعت کی غیر معمولی ترقیات بھی ہم دیکھنے والے ہوں۔''

(الفضل انٹرنیشنل 25 جنوری 2019ء)

سال 2020ء کرونا وائرس کی نذر ہوگیا اور باجماعت عبادات ہم مساجد میں جا کر ادا نہ کر سکے۔ مگر ہم نے اس دور میں پہلے سے بڑھ کر عبادات کرنا سیکھیں۔ پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے لگاؤ پیدا کیا۔ پہلے سے بڑھ کر تسبیحات اور درود شریف کی طرف توجہ کی۔ جو 2021ء میں اور اس کے بعد بھی نہ صرف جاری و ساری رہنی چاہیے بلکہ اس میں روز بروز اضافہ کے ساتھ ساتھ عبادات میں چاشنی بھی آنی چاہیے۔ نجانے کب ہماری زندگی کی گاڑی کا اسٹیشن آجائے اور ہم گاڑی سے اُتار دیے جائیں۔ یہ دن آنے سے قبل اپنے کیسے میں اس قدر مال و متاع جمع کر لیں جو اُخروی زندگی میں کام آسکے۔

گزرنے والا سال 2020ء کو شہادتوں اور اسیری کا سال بھی کہا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان شہداء کی مغفرت فرمائے اور ان کے خاندانوں کے افراد کو ان شہادتوں کا نیک اجر عطا فرمائے اور انعامات سے نوازے۔ اسی طرح اسیران کی رہائی کے لئے سامان پیدا فرمائے۔ سلام ہو ان شہداء اور اسیروں پر۔ ہم مثالی قربانی پیش کرنے والے ہیروز کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ اس سال کو جماعت کے لئے رحمتوں، برکتوں اور غیر معمولی ترقیات کا باعث بنائے۔ ہم سب کو اپنی حفاظت اور امان میں رکھے۔ ایمان و عرفان میں بڑھاتا چلا جائے۔ روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے قارئین، الفضل کو تیار کرنے والوں، اس کے لئے مضامین لکھنے والوں کو بھی اپنے فضلوں سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ الفضل کے قارئین کی تعداد کو نہ صرف بڑھائے بلکہ ان کے ایمان و ایقان میں اضافہ فرمائے اور اخبار کو ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔

تمام قارئین الفضل، اس کے چاہنے والوں، اس سے محبت کرنے والوں اور اس کی تیاری میں مدد کرنے والوں، تمام مربیان، کارکنان، اراکین کمیٹی اور نمائندگان کو ادارہ کی طرف سے نئے سال پر مبارکباد پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

ادارہ اس آرٹیکل سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ کی خدمت میں سال نو پر پیشگی مبارکباد پیش کر کے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ حضور الفضل کی ترقی و ترویج قارئین، مضامین لکھنے والوں اور الفضل تیار کرنے والوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر آن ان کے ساتھ ہو۔ آمین

بقیہ: فرمان خلیفہ وقت...... از صفحہ 1

یہی راہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ آپ نے خود بھی اس عاجزی کو اس انتہا تک پہنچا دیا جس کی کوئی مثال نہیں تبھی تو اللہ تعالیٰ نے خوش ہو کر آپ کو الہاماً فرمایا کہ تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں۔ تو ہمیں جو آپ کی بیعت کے دعویدار ہیں، آپ کو امام الزمان مانتے ہیں، کس حد تک اس خُلق کو اپنانا چاہئے۔ انسان کی تو اپنی ویسے بھی کوئی حیثیت نہیں ہے کہ تکبر دکھائے اور اکڑتا پھرے۔ یہ قرآن شریف کی آیت میں پڑھتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا ۚ اِنَّکَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ وَلَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا۔ (بنی اسراءیل:۳۸)

اور زمین میں اکڑ کر نہ چل۔ تُو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتا اور نہ قامت میں پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔

جیسا کہ اس آیت سے صاف ظاہر ہے انسان کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ کس بات کی اکڑ فوں ہے۔ بعض لوگ کنویں کے مینڈک ہوتے ہیں، اپنے دائرہ سے باہر نکلنا نہیں چاہتے۔ اور وہیں بیٹھے سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم بڑی چیز ہیں۔ اس کی مثال اس وقت مَیں ایک چھوٹے سے چھوٹے دائرے کی دیتا ہوں، جو ایک گھریلو معاشرے کا دائرہ ہے، آپ کے گھر کا ماحول ہے۔ بعض مرد اپنے گھر میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ایسا ظالمانہ سلوک کر رہے ہوتے ہیں کہ روح کانپ جاتی ہے۔ بعض بچیاں لکھتی ہیں کہ ہم بچپن سے اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہیں اور اب ہم سے برداشت نہیں ہوتا۔ ہمارے باپ نے ہماری ماں کے ساتھ اور ہمارے ساتھ ہمیشہ ظلم کا رویہ رکھا ہے۔ باپ کے گھر میں داخل ہوتے ہی ہم سہم کر اپنے کمروں میں چلے جاتے ہیں۔ کبھی باپ کے سامنے ہماری ماں نے یا ہم نے کوئی بات کہہ دی جو اس کی طبیعت کے خلاف ہو تو ایسا ظالم باپ ہے کہ سب کی شامت آجاتی ہے۔ تو یہ تکبر ہی ہے جس نے ایسے باپوں کو اس انتہا تک پہنچا دیا ہے اور اکثر ایسے لوگوں نے اپنا رویہ باہر ایسا رکھا ہوتا ہے، بڑا اچھا رویہ ہوتا ہے ان کا اور لوگ باہر سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ان جیسا شریف انسان ہی کوئی نہیں ہے۔ اور باہر کی گواہی ان کے حق میں ہوتی ہے۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو گھر کے اندر اور باہر ایک جیسا رویہ اپنائے ہوئے ہوتے ہیں ان کا تو ظاہر ہو جاتا ہے سب کچھ۔ تو ایسے بدخُلق اور متکبر لوگوں کے بچے بھی، خاص طور پر لڑکے جب جوان ہوتے ہیں تو اس ظلم کے ردّعمل کے طور پر جو انہوں نے ان بچوں کی ماں یا بہن یا ان سے خود کیا ہوتا ہے، ایسے بچے پھر باپوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ایک وقت میں جا کر جب باپ اپنی کمزوری کی عمر کو پہنچتا ہے تو اس سے خاص طور پر بدلے لیتے ہیں۔ تو اس طرح ایسے متکبرانہ ذہن کے مالکوں کی اپنے دائرہ اختیار میں مثالیں ملتی رہتی ہیں مختلف دائرے ہیں معاشرے کے۔ ایک گھر کا دائرہ اور اس سے باہر ماحول کا دائرہ۔ اپنے اپنے دائرے میں اگر جائزہ لیں تو تکبر کی یہ مثالیں آپ کو ملتی چلی جائیں گی

(خطبہ جمعہ 29/ اگست 2003ء)

مرسلہ: (مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ)

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط 16)

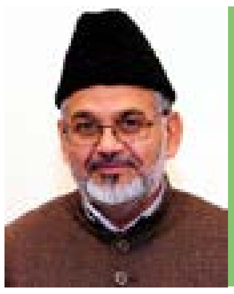

خاکسار جولائی 2004ء میں لاس اینجلس کیلیفورنیا آیا۔ یہاں پر چینو Chino ایک جگہ ہے جہاں پر ہماری مسجد بیت الحمید واقع ہے۔ خاکسار نے یہاں پر آکر بھی پریس کے ساتھ رابطے کی کوشش کی۔ چنانچہ یہاں کا دوسرے نمبر پرسب سے بڑا اخبار ڈیلی بلٹن ہے۔ اس اخبار نے سب سے پہلی خبر 27 ستمبر 2004ء پر سٹاف رائٹر Joe Florkowski سے دی ہے۔ یہ قریباً نصف صفحہ کی خبر ایک فوٹو کے ساتھ ہے۔ خبر کا عنوان ہے:

New Imam urges harmony

نیا امام آپس میں محبت و اخوت اور ہمدردی سے رہنے کی تلقین کر رہا ہے۔

یعنی اخبار نے لکھا کہ 9/11 کے حملہ کے بعد شمشاد ناصر نے میری لینڈ کے علاقہ میں عام لوگوں کو اور مذہبی لیڈروں کو آپس میں پیار ومحبت سے رہنے کی تلقین کی اور یہ کہ ''اسلام'' کو سمجھنے میں مدد دی۔ ان کا خیال ہے کہ وہ یہاں اس جگہ بھی ایسا ہی کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ مسجد بیت الحمید کے امام ہیں اور اس علاقہ میں بھی دوسرے مذہبی لیڈروں سے ملنے کی کوشش کریں گے۔ امام نے بتایا کہ اس وقت سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہے۔ اس کے لئے ''احترام'' بہت ضروری ہے۔

اخبار نے لکھا کہ ناصر نے جو 9/11 کے بعد منٹگمری کونٹی میری لینڈ میں خدمات سرانجام دیں ہیں ان کی وجہ سے وہاں پر ان کو بہت سراہا گیا ہے اور حکومتی اور مذہبی سطح پر انہیں بہت سے ایوارڈز سے بھی نوازا گیا ہے۔

اخبار کے رائٹر نے میری لینڈ کی کونٹی کے چیف سٹاف سے فون پر رابطہ کر کے خاکسار کے بارے میں پوچھا تو چیف رائٹر Ms Peggy نے کہا:

امام کو یہاں پر بہت زیادہ عزت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ ناصر نے یہاں پر حکومتی سطح پر کونٹی کے افسران کے ساتھ مل کر کام کیا ہے اور یہاں کے مذہبی لیڈروں اور دیگر عوام الناس کو مذہب اسلام کے بارے میں اچھی طرح آگاہ کیا ہے۔ نیز دہشت گردی کی کھل کر مذمت کی ہے۔ انہوں نے دیگر مذہبی لیڈروں سے مل کر یہاں کے لوگوں کے سامنے کھل کر ایسے کاموں کی مذمت کی ہے جن سے دہشت گردی کا امکان ہوتا تھا۔

چیف سٹاف نے مزید بتایا کہ امام نرمی سے بولنے والا اور سادہ آدمی ہے جس کا تعلق جماعت احمدیہ مسلمہ سے ہے۔ لیکن احمدی فرقہ کو کئی دیگر ممالک میں ظلموں کا نشانہ بھی بنایا جاتا ہے۔ اس فرقہ کا تعلق قریباً 200 ممالک سے ہے جہاں پر یہ اپنا مشنری کام کر رہے ہیں۔

امام ناصر نے 8 سال تک میری لینڈ کے علاقہ میں جماعت احمدیہ کی خدمت کی ہے اور اب ان کا تبادلہ مسجد بیت الحمید میں ہوا ہے۔ امام ناصر 1987ء میں امریکہ میں آئے تھے اور اب ان کا تبادلہ یہاں ہوا ہے۔

امام ناصر نے اس بات کا بھی اشارہ کیا ہے کہ مسجد بیت الحمید کا کچھ حصہ جو بجلی کے کنکشن کی خرابی کی وجہ سے اپریل 2003ء میں جل گیا تھا۔ اسے دوبارہ بہتر رنگ میں تعمیر کیا جائے گا۔

امام ناصر نے کہا کہ انہوں نے 9/11 کے بعد کسی خاص مسئلہ کا سامنا نہیں کیا۔ اگر کچھ سامنے آیا بھی ہے تو اس کے بھی کئی بہتر پہلو نکل آئے۔ مثلاً یہی کہ علاقہ کی کمیونٹیز سے بہتر اور پختہ رابطے اور تعلقات ہوئے ہیں۔ لوگوں کے اندر 9/11 کے بعد اسلام کے بارے میں زیادہ دلچسپی پیدا ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بطور امام میں سب لوگوں کو مسجد میں خوش آمدید کہتا ہوں کہ وہ آئیں اور اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کر کے اپنے شکوک وشبہات مٹائیں۔

اس خبر کے ساتھ انہوں نے خاکسار کی تصویر بھی شائع کی ہے جس کے عقب میں مسجد بیت الحمید ہے۔ تصویر کے نیچے انہوں نے لکھا ہے کہ امام شمشاد نے امید دلائی ہے کہ مسجد کا جو حصہ 2003ء میں جل گیا تھا اسے جلد ہی دوبارہ تعمیر کیا جائے گا۔

دی پریس انٹر پرائز کی رائٹر مس سبرینا مسجد بیت الحمید آئی تھیں اور کافی دیر تک انہوں نے خاکسار کا انٹرویو لیا جو انہوں نے 15 اکتوبر 2004ء کی اشاعت میں ایک تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

اس وقت رمضان کا مہینہ شروع ہو رہا تھا۔ انہوں نے لکھا کہ مڈل ایسٹ میں اس وقت رمضان کے ساتھ ساتھ دہشت گردوں کا خوف بھی پھیلا ہوا ہے لیکن یہاں کے امام شمشاد ناصر امن کی تعلیم دے رہے ہیں۔ امام شمشاد نے کہا کہ ہم دہشت گردی کے جہاد کے خیالات کو تقویت نہیں پہنچاتے بلکہ میں کوشش کر رہا ہوں کہ تمام مذاہب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کروں۔ اس سے معاشرہ میں انسانیت کے عزت واحترام اور یک جہتی میں بھلائی کے ساتھ ساتھ مذاہب کو سمجھنے میں بھی مدد ملے گی۔

وہ لکھتی ہیں کہ شمشاد اور ان کی اہلیہ صفیہ خانم ابھی حال ہی میں میری لینڈ سے یہاں آئے ہیں۔ انہوں نے میری لینڈ میں عیسائیوں، یہودیوں، دیگر مذہبی لیڈروں، سیاسی اور حکومتی سطح کے لوگوں کو میری لینڈ کی احمدیہ مسجد میں سب کو اکٹھے کیا ہے۔ امام نے مزید کہا کہ ہم تو مشنریز ہیں جو کام ہم نے وہاں کیا ہے وہی ہم یہاں پر کریں گے۔ بدقسمتی سے ہمارے مذہب کو دہشت گردی سے جوڑا جاتا ہے جبکہ ایسا نہیں ہے ہم دیگر مذہبی کمیونٹیز کی طرح ہی ہیں۔

رمضان کے حوالہ سے امام شمشاد نے بتایا کہ یہ مہینہ تربیت کا اور ہمدردی کا مہینہ ہے۔ اگر کوئی شخص محتاج ہے یا اسے کھانے کی ضرورت ہے تو وہ ہماری مسجد میں آئے ہم اس کی خدمت کریں گے۔ ہماری مسجد کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں۔

جہاں تک مردوں اور عورتوں کے مسجد میں الگ الگ نماز پڑھنے کا تعلق ہے تو اس بارہ میں امام شمشاد نے کہا: یہ ہمارے مذہب کی تعلیم ہے اور یہ خواتین کی حفاظت کا بھی ذریعہ ہے۔

شمشاد کی اہلیہ نے بتایا کہ جب میں پردہ کے ساتھ باہر جاتی ہوں تو لوگ مجھے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

مسجد میں بین المذاہب کانفرنسز کا مطلب سب کو اکٹھا کرنا اور اتحاد پیدا کرنا ہے۔ شمشاد نے کہا کہ ہر مذہب، ہر کلچر اور ہر نسل میں اچھے اور برے لوگ ہوتے ہیں۔ مسجد بیت الحمید کے لوگ امن پسند ہیں اور امن پھیلاتے ہیں۔ شمشاد نے مزید بتایا کہ انٹرویو کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر درج ہے۔

انڈیا ویسٹ 15 اکتوبر 2004ء کی اشاعت میں صفحہ 22B پر ہماری ایک مختصراً خبر دیتا ہے۔ اس خبر کا عنوان ہے:

''ساؤتھ کیلیفورنیا مسجد میں قرآن کلاس کا انعقاد''

اپنے سٹاف رپورٹ کے حوالہ سے یہ خبر ہے کہ مسجد بیت الحمید میں روزانہ رمضان المبارک کے ایام میں قرآن کریم کی کلاسز (درس) کا انعقاد ہوا کرے گا۔ اخبار نے لکھا کہ جنرل پبلک کو عام دعوت دی جاتی ہے کہ وہ رمضان کے دنوں میں ہماری مسجد میں آئیں۔ نمازوں، درس، نیز افطاری اور ڈنر میں شامل ہوں۔

امام شمشاد ناصر نے کہا کہ رمضان کا پیغام یہ ہے کہ اس وقت انسانیت کو امن و سلامتی کی بہت ضرورت ہے اور رمضان ہمیں صبر کی تعلیم کے ساتھ ساتھ انسانیت کی بے لوث اور بے غرض خدمت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ ان باتوں سے یقیناً امن کو فروغ ملے گا۔

مسلم ورلڈ ٹوڈے (یہ اخبار یورپ، ایشیا، افریقہ، آسٹریلیا اور امریکہ میں پڑھا جاتا ہے) اپنی 22 اکتوبر 2004ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

''بے لوث خدمت کے ذریعہ امن کا قیام'' رمضان کا قیمتی پیغام

خاکسار کے حوالہ سے اخبار لکھتا ہے کہ رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہو رہا ہے اور مسجد بیت الحمید میں روزانہ درس قرآن کا انتظام ہوگا۔ رمضان ہمیں ہر سال بہت اہم پیغام سکھانے آتا ہے کہ انسانیت کی بے لوث خدمت کرنی ہے اور اس سے امن کا قیام ممکن ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور اہم پیغام رمضان کا یہ ہے کہ ہم خدا کی طرف جھکیں اور اسے سب کا پیدا کرنے والا سمجھیں اور ہر ایک کی بلاامتیاز وتفریق اور نسل و مذہب بے لوث خدمت کریں۔ رمضان ہم میں صبر اور برداشت کی صفت پیدا کرتا ہے۔

آخر میں خاکسار کے بارے میں لکھا ہے کہ شمشاد نے اسلام کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ شمشاد نے امریکہ کے مختلف شہروں میں اس سے قبل خدمت کی ہے اور ہر جگہ وہاں کے سیاسی، مذہبی اور حکومتی سطح کے لوگوں سے تعلقات استوار کئے ہیں تا کہ مذہب اسلام کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ امریکہ آنے سے قبل شمشاد نے پاکستان، گھانا اور سیرالیون (مغربی افریقہ) میں اسلام کی خدمت کی ہے۔

العرب: یہ اخبار بھی لاس اینجلس سے شائع ہوتا ہے۔ لاس اینجلس میں بہت بڑی کمیونٹی عربوں کی بھی ہے۔ اس اخبار کا انگریزی سیکشن 3 نومبر 2004ء صفحہ 3 پر خاکسار کی ایک تصویر کے ساتھ خبر دیتا ہے جس کا عنوان یہ ہے:

''بے لوث خدمت کے ذریعہ امن کا قیام۔ رمضان کا اہم پیغام''

خبر میں ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے مسجد بیت الحمید کے امام سید

شمشاد احمد ناصر نے کہا کہ رمضان یہ پیغام لے کر آیا ہے کہ انسانیت کی بے لوث خدمت کی جائے اور اس سے قیام امن میں مدد ملے گی نیز مسجد بیت الحمید میں رمضان کے دنوں میں روزانہ درس قرآن کا انتظام ہو گا۔ ہر شخص کو شامل ہونے کی دعوت ہے۔ خبر کے آخر میں مسجد کا فون نمبر ہے تا لوگ مزید معلومات حاصل کر سکیں۔

العرب کی 10 نومبر 2004ء کی اشاعت صفحہ 3 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ ایک خبر ہے جس کا عنوان ہے:

’’امید ہے کہ مسجد کی دوبارہ تعمیر جلد ہو جائے گی‘‘

اخبار نے خاکسار کے حوالہ سے نصف سے زائد صفحہ کی خبر دی ہے جس میں لکھا ہے کہ امام شمشاد ناصر جو کہ میری لینڈ سے یہاں کیلیفورنیا آئے ہیں انہوں نے میری لینڈ میں 9/11 کے حملہ کے بعد بہت خدمات کی ہیں اور وہ یہاں بھی اس قسم کی خدمات کا ارادہ رکھتے ہیں تا کہ یہاں کے لوگ بھی ’’اسلام‘‘ مذہب کو صحیح طور پر سمجھیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہمیں ایک دوسرے کو نزدیک آنے اور ایک دوسرے کو سمجھنے کی اور ایک دوسرے کے احترام کی بہت ضرورت ہے۔ اس سے امن کی راہ استوار ہو گی۔

اخبار نے میری لینڈ کے ہائی آفیشلز سے رابطہ کر کے بھی خاکسار کے بارے میں معلومات لیں اور لکھا کہ میری لینڈ میں انہیں ان کے بے لوث خدمات کی وجہ سے عزت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔

مسجد بیت الحمید کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ 2003ء میں بجلی کی خرابی کی وجہ سے اس کا ایک حصہ جل گیا تھا۔ اب ہم اسے دوبارہ بہتر طور پر تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تا کہ یہ جگہ اچھی اور خوبصورت لگے۔

امام شمشاد نے کہا کہ ہم ہر ایک کو مسجد بیت الحمید میں آنے کی دعوت دیتے ہیں تا وہ اپنے شکوک وشبہات کا ازالہ کر سکے اور مذہب اسلام کو بہتر طور پر سمجھ سکے۔

العرب اپنی 17 نومبر 2004ء کی اشاعت میں اس عنوان سے خبر دیتا ہے:

’’بغض وکینہ کو چھوڑو اور آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ‘‘

گزشتہ ہفتہ تمام مسلمانوں نے دنیا بھر میں اختتام رمضان (عیدالفطر) منایا۔ امام شمشاد نے اس موقعہ پر کہا کہ ہم خدا تعالیٰ کے شکر کے طور پر اور انسانیت کی خدمت کے طور پر یہ دن منا رہے ہیں۔ یہ مسلمانوں کے لئے تربیتی مہینہ ہے اور مسلمان یہ سیکھتا ہے کہ قرآن کریم کی کیا تعلیمات ہیں اور ہم نے خدا تعالیٰ کی خوشنودی کس طرح حاصل کرنی ہے۔ اسلام میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کے بارے میں اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی سے ہی انسان اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتا ہے۔

خطبہ عیدالفطر میں امام شمشاد نے مزید کہا کہ ہمیں ایک دوسرے سے اختلاف بھلا کر ایک ہو جانا چاہئے جس طرح بھائی بھائی ہوتے ہیں۔ اس سے اتحاد پیدا ہو گا۔ قریباً 700 لوگ عیدالفطر کے موقع پر مسجد بیت الحمید میں اکٹھے ہوئے۔

آخر میں خاکسار کے بارے میں اخبار نے لکھا کہ شمشاد نے اسلام کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے اور امریکہ آنے سے قبل انہوں نے پاکستان، گھانا اور سیرالیون میں بھی خدمات کی ہیں۔

اخبار چینو چیمپئن (Chino Champion) نے دسمبر 2004ء کی اشاعت میں خاکسار کی تصویر کے ساتھ جس میں پیچھے قرآن کریم کی تفاسیر کی مختلف جلدیں نظر آ رہی ہیں اور اسی طرح انگریزی تراجم احادیث نبویہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کتب ہیں، نے لکھا:

’’لوکل مسجد کے نئے امام آئے ہیں‘‘ اس خبر کی سٹاف رائٹر مس پریتی چندن ہیں۔ انہوں نے مسجد بیت الحمید آ کر خاکسار کا انٹرویو لیا۔ انہوں نے لکھا:

نئے امام نے کہا ہے کہ ایک دوسرے کی عزت، باہمی افہام وتفہیم میرا سب سے بڑا مشن ہے کہ علاقہ کے لوگوں میں اس بات کا شعور پیدا کیا جائے۔

امام شمشاد نے بتایا کہ وہ ابھی حال ہی میں تبدیل ہو کر یہاں آئے ہیں اور یہاں پر آتے ہی یہاں کے دیگر مذہبی لیڈروں سے رابطہ شروع کر دیئے ہیں۔

امام شمشاد نے کہا کہ ہمارا پیغام تو یہ ہے کہ محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں۔

امام شمشاد ناصر نے امام انعام الحق کوثر کی جگہ لی ہے اور امام کوثر کی تبدیلی نیویارک میں ہوگئی ہے اور یہ روٹین کی تبدیلی ہے کہ ایسا ہوتا رہتا ہے۔

خاکسار کے حوالہ سے انہوں نے مزید لکھا کہ یہ اسلام کے سکالر ہیں۔ دوسرے ممالک میں بھی خدمت بجالا چکے ہیں۔ وہ مسجد میں خود بھی نماز پڑھاتے ہیں اور اپنی غیر حاضری میں کسی کو مقرر بھی کر دیتے ہیں (سوال یہ تھا کہ جب میں نہیں ہوتا تو کون نماز پڑھائے گا۔ کیونکہ خاکسار نے ریجن کی دوسری جگہوں (جماعتوں) میں بھی جانا ہوتا ہے۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ سوائے پادری کے کوئی اور عبادت نہیں کرا سکتا)

امام شمشاد مسجد میں روزانہ شام کو قرآن کی کلاسز بھی شام کو لیتے ہیں۔

2003ء میں مسجد میں بجلی کی خرابی کی وجہ سے آگ لگی تھی جس کی وجہ سے دفاتر، لائبریری اور کچن وغیرہ جل گئے تھے۔ اس کی از سر نو تعمیر بھی جلد کی جائے گی۔

چینو چیمپئن 15 جنوری 2005ء کی اشاعت میں ہماری عیدالاضحیہ کی خبر شائع کرتا ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید میں عیدالاضحیہ کی تقریب 21 جنوری 2005ء کو بروز جمعہ منائی جائے گی۔ تعارف کے طور پر اخبار مزید لکھتا ہے کہ مسلمان سال میں دو عیدیں مناتے ہیں یعنی عید الفطر اور دوسری عیدالاضحیہ۔

امام شمشاد نے کہا کہ عیدالاضحیہ کی تقریب حج کے اختتام کے طور پر ہے جو مکہ میں حج منایا جاتا ہے اور اس عید کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی مکمل اطاعت کے لئے پیش کرے۔

امام شمشاد نے یہ بھی کہا ہے کہ لوگوں کو ساؤتھ ایشیا کے زلزلہ سے متاثرین کی دل کھول کر مدد کرنی چاہئے۔

العرب۔ (عربی اخبار) نے انگریزی سیکشن 19 جنوری 2005ء میں ہماری جماعت احمدیہ کی یہ خبر شائع کی ہے:

’’مسلمان عیدالاضحیہ منا رہے ہیں اور اس وقت جو سونامی آیا ہے اس کے لئے اپنے وقت اور مال کی قربانی پیش کر رہے ہیں۔‘‘

اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ امریکہ میں 21 جنوری 2005ء کو عیدالاضحیہ منا رہی ہے۔ اس عید کے بارے میں امام شمشاد احمد آف مسجد الحمید نے پریس کو بتایا کہ مسلمان سال میں دو عیدیں مناتے ہیں۔ عیدالاضحیہ کے بارے میں انہوں نے کہا:

یہ ہر سال مسلمانوں کو اس بات کی یاد دہانی کراتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی خاطر ہر قسم کی قربانی کریں اور وہ اس طرح کہ خدا تعالیٰ کے احکامات پر پورا پورا عمل کیا جائے۔ یہ عید ہمیں اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے تا کہ ہمارے بچے مذہب کے لئے اور سوسائٹی کے لئے مفید وجود بن سکیں۔ اسی ذریعہ سے ہم سوسائٹی میں ایک خوشگوار تبدیلی لا سکتے ہیں۔

اس وقت اور اس موقعہ میں آپ کو خصوصیت کے ساتھ سونامی سے متاثر افراد اور خاندان کے لئے بھی ہر قسم کی قربانی کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور جو بھی اس سونامی کے متاثر افراد کی مدد کرنا چاہتے ہیں وہ ہیومینیٹی فرسٹ کی ویب سائٹ پر جا کر ایسا کر سکتے ہیں۔ خبر کے آخر میں اخبار نے خاکسار کا تعارف لکھا ہے کہ یہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے مبلغ ہیں جنہوں نے اسلام کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے اور مختلف ملکوں میں انہوں نے اسلام کا پیغام پہنچایا ہے۔

بیروت ٹائمز 20 جنوری 2005ء کی اشاعت میں صفحہ 28 پر خاکسار کے خطبہ عید کا پیغام اور خبر دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ امریکہ میں جماعت احمدیہ نے عیدالاضحیہ 21 جنوری 2005ء کو منائی۔ مسجد بیت الحمید کے امام شمشاد نے عیدالاضحیہ کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایسے موقعہ پر گائے، بکرے اور دنبہ وغیرہ کی قربانیاں کرتے ہیں۔ اس وقت سونامی کی وجہ سے بہت سارے متاثرین ہیں اس لئے ان کی مدد کی طرف بھی توجہ کی جائے۔ امام شمشاد نے مزید کہا کہ اس عید سے ہمیں یہ بھی سبق ملتا ہے کہ ہم اپنی اولادوں کی صحیح رنگ میں تربیت کریں۔

سونامی اور دوسرے آفات سے متاثر ہونے والے افراد کے لئے جو معاونت کرنا چاہتے ہوں وہ ہیومینیٹی فرسٹ کی ویب سائٹ پر جا کر کر سکتے ہیں۔ آخر میں خاکسار کا تعارف لکھا ہوا ہے کہ امام شمشاد نے اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کی ہے اور امریکہ آنے سے پہلے انہوں نے پاکستان، غانا، سیرالیون (مغربی افریقہ) میں خدمت بجا لائی ہیں۔ اخبار نے اس کے ساتھ خاکسار کی تصویر بھی شائع کی ہے۔

مسلم ورلڈ ٹوڈے نے 21 جنوری 2005ء کی اشاعت میں اس عنوان سے خبر دی ہے کہ ’’مسلمان عیدالاضحیہ منا رہے ہیں‘‘۔ اپنا وقت اور مال قربانی کریں۔

احمدیہ مسلم امریکہ میں عیدالاضحیہ 21 جنوری کو منا رہے ہیں۔ ایک پریس ریلیز میں امام شمشاد آف بیت الحمید نے کہا ہے کہ مسلمان سال میں دو عیدیں مناتے ہیں۔ ایک آج عیدالاضحیہ جو قربانی کی عید کہلاتی ہے۔ اس عید کا مقصد انہوں نے بتایا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی پوری طرح اس کی تعلیمات پر عمل کر کے اطاعت کرنی چاہئے۔ یہ عید ہمیں یہ بھی سکھاتی ہے کہ ہم اپنے بچوں کی صحیح معنوں میں تربیت کریں تا کہ وہ قوم کے کے لئے مفید وجود بن سکیں۔ یہ عید ہمیں سکھا رہی ہے کہ اس وقت سونامی کی وجہ سے جو لوگ متاثر ہوئے ہیں ان کی ہم دل کھول کر مدد کریں۔

امام نے کہا کہ ہر ایک شخص ہماری مسجد میں آسکتا ہے۔ بلاامتیاز رنگ ونسل اور مذہب کے وہ ہماری تقریب میں شامل ہوسکتا ہے۔ جو لوگ سونامی کے متاثرہ لوگوں کی امداد کرنا چاہتے ہیں وہ ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت کر سکتے ہیں۔

اخبار نے آخر میں خاکسار کا تعارف لکھا ہے کہ امام شمشاد جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں امریکہ آنے سے پہلے انہوں نے پاکستان، گھانا اور سیرالیون میں بھی خدمات کی ہیں۔

انڈیا جرنل۔ کمیونٹی نیوز میں 21 جنوری 2005ء ہماری عیدالاضحیہ کے بارے میں مختصراً اعلان شائع ہوا ہے۔

انڈیا ویسٹ 21 جنوری 2005ء کی اشاعت صفحہ B11 پر ہماری جماعت کی خبر دیتے ہوئے لکھتا ہے

مسلمان عیدالاضحیہ منارہے ہیں سونامی کے متاثرین کے لئے مدد کریں۔

خبر میں بتایا گیا ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت نے عیدالاضحیہ مسجد بیت الحمید میں منائی۔ عیدالاضحیہ کا مقصد قربانیوں کو زندہ کرنا ہے جو حضرت ابراہیم اور آنحضرت ﷺ نے کیں۔ اس عید کا ایک مقصد بچوں کی صحیح تربیت بھی ہے تاوہ سوسائٹی کے مفید وجود بن سکیں۔ یہ عید ہمیں اس بات کا بھی پیغام دے رہی ہے کہ ہم اس وقت زلزلہ زدگان اور سیلاب سے متاثر ہونے والے افراد اور خاندانوں کی ہر ممکن مدد کریں۔ اخبار نے خاکسار کی تصویر بھی شائع کی اور تعارف بھی دیا ہے۔

العرب اخبار نے 26 جنوری 2005ء صفحہ 26 پر ہماری عیدالاضحیہ کی ایک تصویر کے ساتھ خبر دی ہے جس میں خاکسار خطبہ عید دے رہا ہے اور احباب جماعت مسجد میں تشریف رکھتے ہیں۔

خبر میں لکھا ہے کہ مسجد بیت الحمید میں جماعت احمدیہ کے قریباً 600 لوگ عیدالاضحیہ کی تقریب منانے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ امام شمشاد ناصر نے اپنے خطبہ عید میں لوگوں کو قربانی کی حقیقت کی طرف توجہ دلائی اور خاص طور پر سونامی اور دیگر آفات کے موقعہ پر مدد کرنے کی اپیل کی۔ خبر کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا پتہ اور فون درج ہے۔

بیروت ٹائمز نے اپنی اشاعت 27 جنوری 2005ء میں صفحہ 27 پر ہماری عیدالاضحیہ کی تقریب کی خبر شائع کی ہے یہ قریباً اخبار کے نصف صفحہ پر مشتمل ہے اور 3 تصاویر بھی شائع کی ہیں۔ ایک تصویر میں احباب جماعت دکھائے گئے ہیں جو خطبہ عید سن رہے ہیں ایک تصویر خاکسار کی خطبہ دیتے ہوئے ہے۔ تیسری میں لوگ عید مل رہے ہیں (یہ اخبار عیسائیوں کا ہے اور بہت مشہور اخبار ہے اور شام، لبنان اور دیگر عرب لوگ اسے پڑھتے ہیں۔) خبر میں عیدالاضحیہ کے بارے میں تفصیل ہے کہ امریکہ میں 21 جنوری 2005ء جمعہ کے دن عیدالاضحیہ منانے کے لئے احمدی مسلمان مسجد بیت الحمید میں اکٹھے ہوئے اور اس سے قبل احمدی مسلمانوں نے جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد کا خطبہ عید سنا جو مسجد بیت الفتوح لندن سے نشر ہوا تھا۔ امام مرزا مسرور احمد کے خطبہ کا مرکزی نقطہ سورۃ الحج کی آیات لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ (الحج 38) جس میں خصوصیت کے ساتھ تقویٰ کی تعلیم دی گئی ہے کیونکہ خدا کے حضور تقویٰ ہی قبولیت کا درجہ رکھتی ہے۔

امام شمشاد نے اپنے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر ہر چیز کی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اس عید کے موقعہ پر اس وقت خصوصاً کمزور اور غریب اور نادار لوگوں کا خیال رکھنا چاہئے جو زلزلہ سے متاثرہ افراد ہیں یا سونامی کی وجہ سے یا عراق اور دیگر مسلمان جو ہماری مدد کے مستحق ہیں ان کی مدد کرنی چاہئے۔ آخر میں ہیومینیٹی فرسٹ کا تعارف ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 28 جنوری 2005ء صفحہ B-13 پر ایک خبر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے ”چینو کی بیت الحمید مسجد میں عید کی تقریب“ ہوئی جس میں 600 سے زائد لوگ شامل ہوئے۔ اس سے قبل انہوں نے جماعت احمدیہ کے عالمگیر اور روحانی پیشوا کا خطبہ عید، جو آپ نے یوکے سے ارشاد فرمایا تھا سنا۔ امام شمشاد نے اپنی جماعت کے لوگوں کو زلزلہ سے متاثرین کی امداد کرنے کی ترغیب دی۔

العالم العربی نے اپنی اشاعت 28 جنوری 2005ء میں صرف ہماری ایک خبر عنوان میں چار تصاویر کے ساتھ دی۔ خبر یہ ہے کہ مسجد بیت الحمید چینو میں صلوٰۃ العید کے لئے 600 سے زائد لوگ اکٹھے ہوئے ہیں۔ ایک تصویر خاکسار کی خطبہ عید دیتے ہوئے ہے۔ ایک تصویر میں خاکسار ایک امریکن احمدی دوست مکرم عبدالرحیم صاحب کے ساتھ عید مل رہا ہے۔ تیسری تصویر میں سامعین خطبہ عید سن رہے ہیں اور چوتھی تصویر میں لوگ مسجد سے باہر نماز عید کے بعد ایک دوسرے سے مل رہے ہیں اور کھانا کھا رہے ہیں۔

بیروت ٹائمز نے اپنی اشاعت 10 فروری 2005ء میں صفحہ 28 پر ایک تصویر کے ساتھ جماعت احمدیہ فی نکس کی خبر دیتی ہے۔ خبر کا عنوان ہے

”فی نکس ایریزونا میں جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد عیدالاضحیٰ کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں“ نمائندہ خصوصی کی طرف سے خبر میں لکھا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد جو فی نکس ایریزونا کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں، عیدملن پارٹی میں شامل ہوئے۔ اس عیدملن پارٹی کا اہتمام جماعت فی نکس کے صدر شیخ انیس نے کیا تھا۔

نماز ظہر کے بعد احباب کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب بھی ہوئی جس میں امام شمشاد نے مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔ امام نے اپنے لوگوں کو خصوصیت کے ساتھ نمازوں کی ادائیگی، عورتوں سے حسن سلوک اور لوگوں کو صحیح اسلامی تعلیمات کے مطابق عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ امام نے اپنے خطاب میں آنحضرت ﷺ کی حدیث کا بھی ذکر کیا کہ جنت ماؤں کے قدموں میں ہے۔ اس کے مطابق ماؤں کو اپنے بچوں کی صحیح تربیت بھی کرنی چاہئے۔

تصویر میں مکرم شیخ انیس صاحب صدر جماعت، مکرم ملک منیر صاحب، مکرم عثمان صاحب، مکرم سلمان صاحب، مکرم نجیب صاحب، مکرم ظہیر صاحب، مکرم رفیق اسلام صاحب اور خاکسار کے ساتھ دیگر نوجوان ہیں۔

الاخبار نے اپنے عربی سیکشن میں 24 فروری 2005ء کی اشاعت میں قریباً ایک صفحہ کی خبر شائع کی ہے۔ جس میں جماعت کی 3 خبریں ایک ساتھ 3 تصاویر کے ساتھ شائع ہوئی ہیں۔ پہلی خبر اور تصویر میں جماعت احمدیہ کے وفد کی چیف پولیس چینو سے ملاقات کی خبر جس میں خاکسار چیف پولیس کو قرآن کریم پیش کر رہا ہے اور دوسری تصویر میں خبر کے ساتھ یہ لکھا ہے کہ امام شمشاد مسجد بیت الحمید نے فی نکس جماعت کا دورہ کیا اور وہاں پر عیدملن پارٹی میں شرکت کی۔ امام نے جماعت کے لوگوں کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ نماز باجماعت، بیویوں کے ساتھ حسن سلوک، تبلیغ کرنے اور ہمسایوں کے ساتھ نیک سلوک اور بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ اس موقعہ پر سوال و جواب بھی ہوئے۔

تیسری خبر اور تصویر میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسجد بیت الحمید میں عیدالاضحیہ کی تقریب ہوئی۔ امام شمشاد نے خطبہ عید دیا جس میں تقویٰ اور خدا کی راہ میں قربانیاں کرنے سے انسان خدا کا قرب حاصل کرتا ہے کے بارہ میں بتایا اور یہ بھی بتایا کہ ہمیں ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہئے، باہمی محبت و پیار کے ساتھ، حقوق العباد کی ادائیگی بھی کرنی چاہئے۔ خبر کے آخر میں ہے کہ سونامی کی وجہ سے جماعت کے افراد کو متاثرہ لوگوں کی بھی حتی المقدور کوشش کرنی چاہئے۔

انڈیا ویسٹ نے 25 فروری 2005 صفحہ B-13 پر ایک تصویر کے ساتھ جماعت احمدیہ کی خبر دی ہے۔ خبر کا عنوان ہے کہ ”جنوبی کیلیفورنیا میں مسلم کمیونٹی کا وفد علاقہ کے چیف پولیس سے ملاقات کرتا ہے۔“

خبر کا خلاصہ لکھنے سے قبل خاکسار یہ بھی لکھنا ضروری سمجھتا ہے کہ مبلغ اور مربی کو جہاں متعین کیا جائے وہاں پر علاقہ کے پولیس کے محکمہ سے روابط رکھنے چاہئیں۔ جس کا بہت فائدہ ہوتا ہے بلکہ پولیس کے محکمہ کو ملنے کے لئے نہ صرف کوشش کرنی چاہئے بلکہ گاہے بگاہے خود ان کے دفتر جاکر ملنا چاہئے۔ میں نے امریکہ میں ہر جگہ اس کا فائدہ اٹھایا ہے کہ اگر کوئی غلط خبر بھی آپ کے خلاف یا جماعت کے خلاف انہیں پہنچاتا ہے تو ان کو آپ کے بارہ میں ساری معلومات پہلے سے ہونی چاہئیں۔ انشاء اللہ موقعہ اور مناسب وقت پر خاکسار اس بارہ میں مزید وضاحت کرے گا اور فوائد کا بھی تذکرہ کرے گا۔

ہمارا وفد علاقہ کے چیف پولیس سے ان کے دفتر جاکر ملا۔ اخبار نے جو تصویر شائع کی دائیں سے بائیں، مکرم جمیل محمد، مکرم ڈاکٹر طاہر خان چیف پولیس Eugene J.Hernandez۔ انہوں نے ہاتھ میں قرآن مجید اٹھایا ہوا بلکہ نمایاں کیا ہوا ہے۔ جو خاکسار نے جماعت احمدیہ کی طرف سے انہیں پیش کیا تھا ان کے ساتھ خاکسار (سید شمشاد احمد ناصر) ہاتھ ملاتے ہوئے اور برادر محمد عبدالغفار اور ان کے ساتھ عمر خان ہیں۔

خبر میں لکھا ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی کا وفد جس کی قیادت امام شمشاد احمد ناصر کر رہے تھے آج پولیس چیف سے اُن کے گھر میں۔ اور یہ میٹنگ ایک گھنٹہ تک رہی۔ یہ امام کی جب سے وہ اس علاقہ میں سلور سپرنگ میری لینڈ سے تبدیل ہوکر آئے ہیں چیف کے ساتھ پہلی ملاقات تھی۔ وفد نے چیف پولیس کو اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ جماعت احمدیہ ہر موقعہ پر خدمت کرنے کو تیار ہے۔ اس وزٹ میں ”ناصر“ نے چیف پولیس کو قرآن کریم مع مختصر تفسیر کے انگریزی میں تحفہ پیش کیا۔ چیف نے وفد کا خصوصی شکریہ ادا کیا کہ انہیں اسلام کے بارے میں تعارف کرایا گیا۔

بیروت ٹائمز نے عربی سیکشن میں 3 مارچ 2005ء صفحہ 32 پر خبر

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

دی ہے کہ ’’جماعت احمدیہ مسلمہ کے وفد نے چینو کے چیف پولیس سے ملاقات کی‘‘ خبر کے ساتھ تصویر بھی ہے جس کے نیچے لکھا ہے کہ امام شمشاد اور چینو چیف پولیس۔

خبر میں بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کا وفد امام شمشاد ناصر کی قیادت میں چینو کے چیف پولیس سے ان کے دفتر میں ملا۔ وفد میں ڈاکٹر طاہر خان، عبدالغفار محمد مصطفیٰ، عمر خان، جمیل محمد شامل تھے۔ مسجد بیت الحمید کا ایڈریس بھی دیا ہے خبر میں ہے کہ مسجد 11941 رامونا ایونیو پر واقع ہے۔

امام شمشاد نے اس موقعہ پر چیف کو جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اور اپنی اور جماعت کی طرف سے بوقت ضرورت بھرپور مدد اور تعاون کا یقین دلایا۔ امام شمشاد نے جماعت احمدیہ کی طرف سے چیف پولیس کو قرآن کریم کا تحفہ مع انگریزی ترجمہ وتفسیر بھی پیش کیا۔ جس پر چیف نے وفد کا شکریہ ادا کیا۔

Focus ۔ اخبار جو ساؤتھ کیلیفورنیا سے نکلتا ہے نے اپنی اشاعت مارچ 2005ء صفحہ 6 پر ہماری جماعت کی ایک خبر شائع کی ہے۔ اس خبر میں ایک تصویر بھی شامل ہے جس میں خاکسار جماعت احمدیہ چینو کے وفد کے ساتھ چیف پولیس چینو کو قرآن کریم کا تحفہ بھی پیش کر رہا ہے۔ خبر میں اس کی تفصیل ہے۔

نیوز ایشیا اپنی 16 مارچ 2005ء کی اشاعت صفحہ 56 پر دو تصاویر کے ساتھ ایک خبر شائع کرتا ہے۔ ایک تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید جو کہ چینو کیلیفورنیا میں واقع ہے۔ سفیر پاکستان کو ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ پیش کر رہے ہیں۔

دوسری تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید، چینو کونسل جنرل کو کتاب ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ پیش کر رہے ہیں۔

خبر کا عنوان ہے کہ ’’جہانگیر کرامت نے لاس اینجلس کے ورلڈ افیئر کونسل کے ممبران کے ساتھ ایک شام منائی۔‘‘

اس خبر میں لاس اینجلس ورلڈ افیئر کونسل کی طرف سے پاکستان کے امریکہ میں متعین سفیر جہانگیر کرامت جن کا یہ دوسرا وزٹ تھا، نے خطاب کیا، حکومت کی پالیسیوں کا ذکر کیا اور سوالات کے جوابات دیئے۔

اس کانفرنس میں امام شمشاد احمد ناصر اپنے وفد کے ساتھ شامل ہوئے اور کانفرنس کے اختتام پر امام شمشاد ناصر نے سفیر پاکستان جہانگیر کرامت کو ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ پیش کی۔ اسی طرح کونسل جنرل پاکستان آف لاس اینجلس کو بھی امام شمشاد نے ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ پیش کی۔ ہر دو نے شکریہ ادا کیا کہ وہ (جماعت احمدیہ کا وفد) اس کانفرنس میں شریک ہوا۔

بقیہ: دربار خلافت ...... از صفحہ 2

ہے کہ جماعت میں اخلاص کی کمی ہے۔ ہاں یاد دہانی کی ضرورت پڑتی ہے اور وہ کرواتے رہنا چاہئے۔ اس کا حکم بھی ہے۔

تو وقف جدید کے ضمن میں احمدی ماؤں سے مَیں یہ کہتا ہوں کہ آپ لوگوں میں یہ قربانی کی عادت اس طرح بڑھ بڑھ کر اپنے زیور پیش کرنا آپ کے بڑوں کی نیک تربیت کی وجہ سے ہے۔ اور سوائے استثناء کے اِلّاماشاء اللہ، جن گھروں میں مالی قربانی کا ذکر اور عادت ہو ان کے بچے بھی عموماً قربانیوں میں آگے بڑھنے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے احمدی مائیں اپنے بچوں کو چندے کی عادت ڈالنے کے لئے وقف جدید میں شامل کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان میں بچوں کے ذمہ وقف جدید کیا تھا۔ اور اُس وقت سے وہاں بچے خاص شوق کے ساتھ یہ چندہ دیتے ہیں۔ اگر باقی دنیا کے ممالک بھی اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کو خاص طور پر اس طرف متوجہ کریں تو شامل ہونے والوں کی تعداد کے ساتھ ساتھ چندے میں بھی اضافہ ہوگا۔ اور سب سے بڑا مقصد جو قربانی کا جذبہ دل میں پیدا کرنا ہے وہ حاصل ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اگر مائیں اور ذیلی تنظیمیں مل کر کوشش کریں اور صحیح طریق پر کوشش ہو تو اس تعداد میں آسانی سے (جو موجودہ تعداد ہے) دنیا میں 6لاکھ کا اضافہ ہوسکتا ہے، بغیر کسی دقت کے۔ اور یہ تعداد آسانی سے 10لاکھ تک پہنچائی جاسکتی ہے۔ کیونکہ موجودہ تعداد 4لاکھ کے قریب ہے جیسا کہ مَیں آگے بیان کروں گا۔

عورتیں یاد رکھیں کہ جس طرح مرد کی کمائی سے عورت جو صدقہ دیتی ہے اس میں مرد کو بھی ثواب میں حصہ مل جاتا ہے تو آپ کے بچوں کی اس قربانی میں شمولیت کا آپ کو بھی ثواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نیتوں کو جانتا ہے اور ان کا اجر دیتا ہے۔ اور جب بچوں کو عادت پڑ جائے گی تو پھر یہ مستقل چندہ دینے والے بچے ہوں گے۔ اور زندگی کے بعد بھی یہ چندہ دینے کی عادت قائم رہے گی تو یہ ماں باپ کے لئے ایک صدقہ جاریہ ہوگا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصائح پر عمل کرنے کے نمونے، قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے نمونے، ہمیں آخرین کی اس جماعت میں بھی ملتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے قائم کئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ نے جو قربانیوں کے نمونے قائم کئے ہیں ان کے نظارے بھی عجیب ہیں۔ آج بھی ان شاء اللہ جو (باقی آئندہ) قربانیوں کے نظارے نظر آتے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بڑوں کی تربیت کا اثر ہوتا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی اپنی اولاد کی تربیت اور ان کے لئے دعاؤں کا نتیجہ ہے اور سب سے بڑھ کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت کے لئے دعاؤں کی وجہ سے ہے۔ جس درد سے آپؑ نے اپنی جماعت کی تربیت کرنے کی کوشش کی ہے جن کا ذکر حضور علیہ السلام کی تحریرات میں مختلف جگہ پر ملتا ہے اور جس تڑپ کے ساتھ آپؑ نے اپنی جماعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے لئے دعائیں کی ہیں، تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے لئے دعائیں کی ہیں۔ یہ وہی پھل ہیں جو ہم کھا رہے ہیں۔ مردہ درخت انہیں دعاؤں کے طفیل ہرے ہو رہے ہیں جن میں بزرگوں کی اولادیں بھی شامل ہیں اور نئے آنے والے بھی شامل ہیں۔ ایک دور دراز علاقے کا آدمی جو عیسائیت سے اسلام قبول کرتا ہے اور پھر قربانیوں میں اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ مَیں ہر وقت قربانی کرتا رہوں اور اگر بس چلے تو کسی کو آگے آنے ہی نہ دوں۔ تو یہ سب کچھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسی اور دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے۔ آپؑ کے زمانے میں یہ قربانیوں کے معیار قائم ہوئے جن کی آگے جاگ لگتی چلی جارہی ہے۔ اس لئے اگر یہ معیار قائم کرنے ہیں تو اس زمانے کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والوں، اپنے اندر اس قوت قدسی سے پاک تبدیلی پیدا کرنے والوں کے بھی جو ذکر ہیں ان کا ذکر چلتا رہنا چاہئے تا کہ ان بزرگوں کے لئے بھی دعا کی تحریک ہو اور ہمیں بھی یہ احساس رہے کہ یہ پاک نمونے نہ صرف اپنے اندر قائم رکھنے ہیں، بلکہ اپنی نسلوں کے اندر بھی پیدا کرنے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 7/ جنوری 2005ء)

30دسمبر2020ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	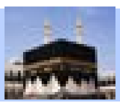	05:36	17:49
مدینہ منورہ	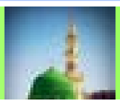	05:42	17:44
قادیان	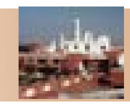	16:01	17:34
ربوہ	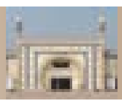	05:41	17:14
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:38	16:04